ماہنامہ

بچّوں کا

اَچھّا ساتھی

مدیر

سراج الدین ندوی

الکمی النصر

AL-NASR ACADEMY

-/5

النصر اکیڈمی، سرکڑہ ۔ ضلع بجنور (یو۔پی)

بچوں کے اخلاق و ادب کا بہترین معمار

ماہنامہ

اچھا ساتھی

سرکڑہ بجنور

شمارہ نمبر ۱۲ | جلد نمبر ۱ | ماہ اکتوبر ۱۹۹۴ء

مجلس سرپرست
مولانا عطاء الرحمٰن وجدی۔ سہارنپور
ابو المجاہد زاہد۔ رامپور

مدیر
سراج الدین ندوی

مجلس ادارت
فخر الدین فخر
محمد یٰسین ذکی

قیمت فی شمارہ =/5   سالانہ =/50

بیرون ملک

سعودی عرب	=/35 ریال	سلطنت آف عمان	=/5 ریال عمان
عرب امارات	=/35 درہم	قطر	=/35 ریال قطری

امریکہ و یوروپین ممالک ۱۰ ڈالر امریکی۔

سالانہ تعاون ‎/200   خصوصی تعاون =/500

النصر اکیڈمی۔ سرکڑہ۔ بجنور۔

AL-NASR ACADEMY INDIA
SARKARA (Bijnor) U.P.-246761

ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر سراج الدین ندوی نے اچھا ساتھی (اکتوبر) بھارت آفسیٹ پریس دہلی ۶ میں چھپوا کر دفتر اچھا ساتھی سرکڑہ، ضلع بجنور سے شائع کیا

"اچھا ساتھی" پیش کرتا ہے

شرائطِ ایجنسی

(۱) کم از کم ایجنسی پانچ پرچوں پر قائم کی جائے گی۔

(۲) جو ایجنٹ صاحبان ماہنامہ "اچھا ساتھی" کی ایجنسی لینا چاہتے ہیں۔ وہ خط لکھ کر شرح کمیشن معلوم کرلیں۔

(۳) رسائل بذریعہ وی پی بھیجے جاتے ہیں۔ وی پی کا بروقت چھڑانا ضروری ہے۔

(۴) رجسٹرڈ ڈاک سے منگوانے کے لئے مطلوبہ کاپیوں کی قیمت (بعد وضع کمیشن) بطور ضمانت جمع کریں۔ بل کی ادائیگی فوراً کریں ورنہ دوسرا شمارہ ارسال کرنے پر ترسیل روک دی جائے گی۔ رجسٹری فیس بذمہ ایجنٹ ہوگی۔

(۵) ریل کے ذریعہ منگوانے پر بلٹی بذریعہ وی۔ پی بھیجی جائے گی۔

(۶) سادہ ڈاک سے منگوانے کے لئے مطلوبہ کاپیوں کی قیمت بطور ضمانت جمع کرنا ہوگی۔ پرچے نہ ملنے کی ذمہ داری ادارہ پر نہ ہوگی۔ شمارہ ملتے ہی بل کی ادائیگی کریں۔ ورنہ دوسرا شمارہ بھیجنے کے بعد ترسیل روک دی جائے گی۔

(۷) بل کی ادائیگی صرف نقد، منی آرڈر یا ڈرافٹ سے قبول کی جائے گی۔ ڈرافٹ پر صرف ACH CHHA SATHI لکھیں۔

(۸) غیر فروخت شدہ پرچے واپس نہیں لئے جائیں گے۔

(۹) خط و کتابت کرتے وقت ایجنسی نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔

(۱۰) خط و کتابت اور ترسیلِ زر کا پتہ۔ "ACHCHHA SATHI"

AL-NASR ACADEMY P.O SARKARA

DISTT. BIJNOR U.P. PIN 246761.

نرخ اشتہارات

۱	ایک صفحہ	1000/=	۲	آدھا صفحہ	500/=
۳	چوتھائی صفحہ	300/=	۴	ٹائیٹل کی پشت	2000/=
۵	ٹائیٹل کا اندرونی صفحہ	1500/=			

(نوٹ:۔ مسلسل تین بار اشتہارات دینے پر خصوصی رعایت)



"اچھا ساتھی" کا بارہواں شمارہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ کا فضل ہے کہ بہت سی دشواریوں کے باوجود "اچھا ساتھی" پابندی کے ساتھ آپ تک پہونچتا رہا۔ البتہ اپریل کا شمارہ پریس کی لاپرواہی سے ذرا لیٹ ہوگیا تھا۔ جس کی معذرت اسی وقت کرلی گئی تھی۔

"اچھا ساتھی" کے قارئین کی جانب سے ہمیں بہت حوصلہ ملا۔ بڑی ہمت افزائی ہوئی۔ توسیع اشاعت بھی خوب ہوئی اور ایک سال کے اندر ہی "اچھا ساتھی" سے تقریباً بیس ہزار قارئین استفادہ کرنے لگے۔ مگر دم بہ دم بڑھتی ہوئی مہنگائی نے ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کیا کہ ہم رسالہ کی قیمت میں معمولی سا اضافہ کردیں۔ مگر پھر سوچا کہ ہمارے قارئین زیادہ تر بچے، طلبہ اور نوعمر ہیں ان کا اپنا کوئی ذریعہ آمدنی نہیں یہ اپنے ذاتی یا تعلیمی اخراجات میں سے مہینہ بھر تک پیسے بچاتے ہیں اور پھر "اچھا ساتھی" خریدتے ہیں۔ اس لئے یہ طے کیا کہ قیمت بڑھانے کی بجائے چند صفحات کم کردئے جائیں تاکہ قارئین کی جیب پر کوئی بار نہ پڑے ہم نے جن قریبی قارئین سے مشورہ کیا ان کی بھی یہی رائے سامنے آئی۔

صفحات کی کمی کو ہم انشاء اللہ بہتر مواد اور موضوعات کے تنوع سے پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔ نومبر کا شمارہ "بہادر بچے" آپکو ضرور پسند آئے گا۔

ابوطلحہ

تحفۂ حدیث



پینے کے آداب

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَنَفَّسُ فِی الشَّرَابِ ثَلَاثًا (متفق علیہ)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیتے وقت تین سانس لیتے تھے۔

آپ پڑھ چکے ہیں کہ پیارے نبیؐ کھاتے وقت بہت سے آداب اور اچھی باتوں کا خیال رکھتے تھے اور یہ آداب آپؐ دوسروں کو بھی سکھاتے تھے۔ اسی طرح پیارے نبیؐ پانی وغیرہ پیتے وقت بہت سے آداب کا اہتمام فرماتے اور اپنے ساتھیوں کو بھی ان کی تلقین فرماتے۔

اگر ہم بچپن ہی سے ان آداب کا خیال رکھیں تو یہ ہماری عادت میں شامل ہو سکتے ہیں پھر ہم زندگی بھر آسانی کے ساتھ ان کا اہتمام کر سکتے ہیں اور ہماری دیکھا دیکھی دوسرے لوگ خاص طور پر ہمارے چھوٹے ان کو اپنا سکتے ہیں۔ اس طرح انھیں بھی ثواب ملے گا اور ہمیں بھی۔ نیچے ہم وہ آداب لکھتے ہیں

جن کا اہتمام پیارے نبیؐ کوئی چیز پیتے وقت فرماتے تھے یا آپ نے ان کے اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی۔

- کوئی بھی چیز (دودھ، شربت، پانی وغیرہ) پینے سے پہلے بِسْمِ اللہ ضرور پڑھ لیا کریں۔
- کوئی بھی چیز ایک ہی سانس میں غٹاغٹ نہیں پی لینا چاہیئے بلکہ تین سانس میں پی لینا چاہیئے۔
- سانس لیتے وقت منہ برتن سے ہٹا لینا چاہیئے۔ برتن میں سانس نہیں لینا چاہیئے۔ کیوں کہ برتن میں سانس لینے سے منہ کی گندی ہوا پینے کی چیز میں شامل ہو جاتی ہے۔
- گرم چائے یا دودھ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے بھی اس میں پھونک نہیں مارنا چاہیئے۔
- بہت زیادہ گرم چیز نہیں پینا چاہیئے۔
- کھڑے ہو کر پینے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ کبھی کبھار کھڑے ہو کر پینے کی اجازت ضرور ہے۔
- لیٹ کر یا ٹیک لگا کر پینے سے ضرور بچئے۔ اس سے زندگی خطرہ میں پڑ سکتی ہے۔
- مشکیزہ کے منہ، نل کی ٹونٹی وغیرہ سے منہ لگا کر پانی نہ پیجئے۔ البتہ ضرورت کے وقت یا کبھی کبھار پینے میں حرج نہیں۔

- اگر محفل میں بہت سے لوگ موجود ہوں تو دائیں جانب سے باری شروع ہونی چاہیئے۔
- پانی وغیرہ پینے کے لئے ہمیشہ داہنا ہاتھ استعمال کیجئے۔ اگر داہنا ہاتھ سنا ہوا ہو تو بائیں ہاتھ کا بھی استعمال کر سکتے ہیں۔
- اگر آپ کو پانی پلانے کا موقعہ ملے تو پہلے دوسروں کو پلائیے۔ خود سب سے آخر میں پیجئے۔
- اگر دودھ، شہد، چائے، یا شربت وغیرہ میں مکھی گر جائے تو اسے ضائع نہ کیجئے بلکہ مکھی کو ڈبو کر نکال پھینکئے اور اس چیز کو پی جائیے۔
- سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال کھانے پینے کے لئے نہ کیجئے۔
- پانی وغیرہ پی کر خدا کا شکر ادا کیجئے۔



دعا

مرتضیٰ ساحل تسلیمی، رامپور

خدایا مجھے نیک لڑکا بنا
بُرے راستوں سے مجھے تو بچا

ہمیشہ بُرائی سے نفرت کروں
سبھی کی بھلائی کا خواہاں رہوں

کسی سے نہ ہرگز عداوت رکھوں
سبھی سے ہمیشہ محبّت کروں

غریبوں کے میں کام آیا کروں
سہارا ضعیفوں کو دیتا رہوں

مجھے شوق دے علم کا اے خدا
جہالت سے مجھ کو بچا اے خدا

کسی سے نہ میں جھوٹ بولا کروں
زباں سے میں جو کچھ کہوں سچ کہوں

مرا اس جہاں میں یہی کام ہو
کہ پھیلاؤں دنیا میں اسلام کو

طارق احسن فلاحی

بولتا مردہ



"ارے..... ارے..... یہ کیا کر رہے ہو؟ کیا تم اپنی جان کے دشمن ہو گئے؟" جنگل سے گزرتے ہوئے ایک شخص نے ایک درخت کے پاس ٹھہر کر ڈالی کاٹتے ہوئے ایک لڑکے کو تعجب سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہیں آپ؟" لڑکے نے کلہاڑی روک کر مسافر کی بات کا مذاق اڑایا۔

"میں بالکل سچ کہہ رہا ہوں" مسافر نے جواب دیا۔

"کیا آپ دیکھتے نہیں کہ میں اپنی ٹانگوں سے ڈالی کو جکڑے ہوئے ہوں۔"

"ارے میاں! یہ ٹانگوں کا جکڑنا کچھ بھی کام نہ دے گا۔ جب ڈالی کٹے گی تو سیدھے موت کے منہ میں چلے جاؤ گے۔"

"کیوں"؟

" اس لئے کہ جس ڈالی پر بیٹھے ہو اسی پر کلہاڑی چلا رہے ہو۔"

" واہ بھئی واہ! کیا خوب عقل کی بات بتائی۔"

" ارے میاں کیوں میری بات کا مذاق اڑاتے ہو؟ ذرا سمجھ سے کام لو۔"

" کیوں آپ میرا دماغ چاٹ رہے ہیں؟ آپ اپنا راستہ لیں۔ مجھے اپنا کام کرنے دیں۔" لڑکے نے مسافر کی بات کا کوئی اثر نہیں لیا بلکہ اور چڑچڑا گیا۔

" اچھا میاں! اب میں چلتا ہوں۔ خدا تمہاری حفاظت کرے۔" مسافر لڑکے کی بے وقوفی پر افسوس کرتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

" ارے باپ رے...... مر گیا...... مر گیا...... مر گیا...... آہ...... آہ......" مسافر ابھی تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ ایک دردناک چیخ سن کر اس کا دل لرز گیا۔ پیچھے مڑ کر دیکھا تو بیوقوف لڑکا زمین پر پڑا تھا۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے جس شاخ پر بیٹھا وہ کلہاڑی چلا رہا تھا وہ شاخ کٹ کر زمین پر آپڑی تھی اور وہ لڑکا بے چینی سے کراہ رہا تھا۔

مسافر دوڑتے ہوئے اس لڑکے کے پاس پہونچا اور ڈالی کے نیچے دبے ہوئے

لڑکے کو نکالا۔

"بھائی صاحب، میرے مہربان، آپ آ گئے، آپ کتنے اچھے ہیں آپ کی نصیحت کو ٹھکرا کر اور آپ کی بات کا مذاق اڑا کر میں مصیبت میں پڑ گیا۔ وہ تو اچھا ہوا کہ درخت چھوٹا تھا ورنہ آج میں مر ہی جاتا۔ اچھا اَب مہربانی کرکے کوئی ایسی ترکیب بتائیے کہ میں ہمیشہ زندہ رہوں، کیونکہ میں مرنا نہیں چاہتا۔"

"ایسا نہیں ہو سکتا، جو بھی دنیا میں آیا ہے اسکو ایک دن ضرور مرنا ہے۔"

"اچھا یہ بتائیے کہ میری موت کب ہوگی؟"

"جب تمہاری زندگی کا دھاگہ ٹوٹ جائے گا تو تم مر جاؤ گے۔"

"پھر کیا ہوگا۔"؟

"پھر تم قبر میں سلائے جاؤ گے۔"

"پھر کیا ہوگا۔"؟

"دو فرشتے خوفناک صورت میں تمہارے پاس آئیں گے۔"

"ارے باپ رے باپ! پھر کیا ہوگا؟" لڑکے نے جھرجھری لیتے ہوئے پوچھا۔

"پھر وہ تم کو بٹھائیں گے۔"

"پھر کیا ہوگا؟"

"وہ تم سے سوال کریں گے۔"

"کیا ــــ؟" لڑکے نے تعجب کے ساتھ منہ کھولا ــــ

"وہ پوچھیں گے کہ تمہارا
رَب کون ہے؟ — "تمہارا
دین کیا ہے؟ تمہارے
آخری رسول کون ہیں؟ —"
"پھر کیا ہوگا؟"
"اگر تم نے صحیح جواب
دیا تو وہ بڑے پیار سے
تمہارے ساتھ پیش آئیں گے۔
بڑی محبت سے تمہیں
ریشمی بستر پر سلادیں گے۔"
تمہارے چاروں طرف
خوشبو بکھیر دیں گے اور
تمہاری قبر کو اور لمبی چوڑی
کردیں گے ۔۔۔۔۔۔"
"لیکن اگر غلط جواب
دیا تو؟ —" لڑکا بیچ میں ہی
بول پڑا۔
"تو فرشتے بدبو دار بستر
پر ڈال دیں گے اور قبر کو
اتنا تنگ کردیں گے کہ
پسلی کی ہڈیاں ایک دوسرے
میں گتھ جائیں گی۔"
مسافر اپنی منزل کی طرف
روانہ ہوگیا۔
کچھ دیر بعد جب لڑکے
کو تکلیف میں کمی محسوس
ہوئی تو وہ اٹھا اور اپنے
گھر کی طرف چل پڑا۔ ابھی
چند ہی قدم آگے بڑھا تھا
کہ زمین پر پڑا ایک سفید
دھاگہ نظر آیا۔ اس نے
لپک کر اسے اس طرح اٹھایا
جیسے کھویا ہوا خزانہ ہاتھ
آگیا ہو، وہ خوشی سے
بے قابو ہو کر جھومنے لگا۔
"آہاہاہا — آہاہاہا

— آہاہاہا —" وہ خوشی میں لگاتار قہقہے لگا رہا تھا " مل گیا مجھے زندگی کا دھاگہ۔ میں اسے اب بہت سنبھال کر رکھوں گا —"

اس نے بڑے سلیقہ سے دھاگے کو اپنی جیب میں رکھ لیا۔

" لیکن ذرا اسے کھینچ کر دیکھنا چاہیئے مضبوط ہے کہ نہیں "۔ اس نے جیب سے نکال کر دھاگے کو کھینچنا شروع کیا ۔

" ارے یہ تو ٹوٹ گیا۔ ہائے اللہ مر گیا میں ، مر گیا رے ۔" وہ بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا ۔

" اس نے کہا تھا کہ زندگی کا دھاگہ ٹوٹ جائے گا تو تم مر جاؤ گے اور مر کر قبر میں سلائے جاؤ گے ۔ اچھا اب میں آنکھ بند کر کے لیٹتا ہوں ۔ اب لوگ مجھے قبر میں سلانے کے لئے آئیں گے ۔"

" ارے اتنی دیر ہو گئی لیکن ابھی تک لوگ نہیں آئے ۔ اچھا میں خود ہی جاتا ہوں "۔ وہ بڑبڑاتا ہوا ایک قبرستان میں جا پہنچا۔ بڑی تلاش کے بعد ایک دھنسی ہوئی پرانی قبر ملی وہ اس میں جا کر لیٹ گیا اور "منکر نکیر" کا انتظار کرتا رہا۔

(باقی آئندہ)

بچپن کے دن

رئیس فروغ



گلوں کی طرح مسکرانے کے دن ہیں
دلوں کی طرح جگمگانے کے دن ہیں
ہمارے سنہرے زمانے کے دن ہیں

یہ بچپن کے دن ہیں یہ بچپن کے دن ہیں



ڈبیٹوں میں انعام پانا ہے ہم کو
کوئنز میں بھی کپ جیت لانا ہے ہم کو
پڑھائی میں فرسٹ آنے کے دن ہیں

یہ بچپن کے دن ہیں، یہ بچپن کے دن ہیں



ہنر سیکھتے ہیں، ادب سیکھتے ہیں
ذہانت بڑھانے کے ڈھنگ سیکھتے ہیں
یہی زندگی کو بنانے کے دن ہیں

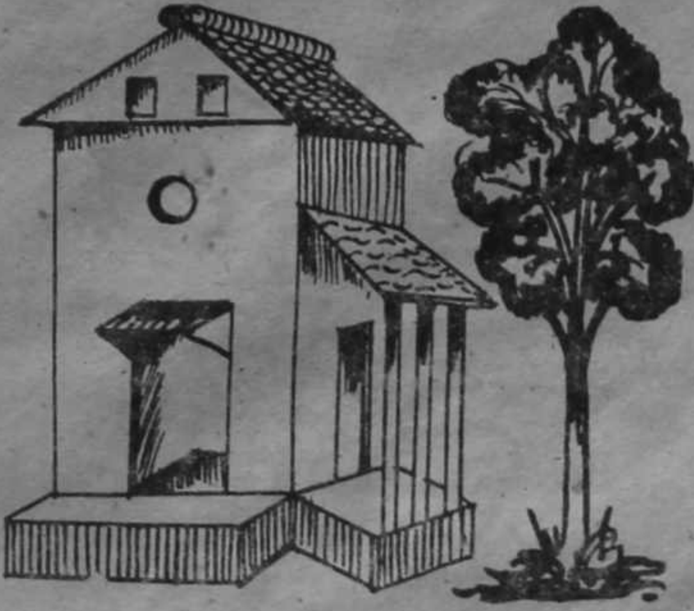
یہ بچپن کے دن ہیں، یہ بچپن کے دن ہیں



بہت ہیں ہمیں علم ہی کے خزانے
جو دنیا کی باتیں وہ دنیا ہی جانے
ہمارے تو پڑھنے پڑھانے کے دن ہیں

یہ بچپن کے دن ہیں، یہ بچپن کے دن ہیں

عرفانہ تزئین شبنم
وانمباڑی (تامل ناڈو)



منّو میاں

مُنّو میاں اسکول سے لوٹے تو گھر میں چار سُو میٹھی میٹھی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ وہ بستہ رکھ کر باورچی خانے کی طرف چل دئے۔ امّاں چولھے کے پاس کھڑی کچھ پکا رہی تھیں۔ منّو میاں نے امّاں کو سلام کیا ــــــ

"السّلام علیکم امّاں جی!"

"وعلیکم السّلام ۔۔۔۔۔ آؤ بیٹے! تم نے ہاتھ مُنہ دھو لئے؟" ــــ امّاں نے پوچھا تو انھیں خیال آیا۔ وہ جھٹ غسل خانے میں گھُس گئے۔ ہاتھ مُنھ دھونے کے بعد وہ پھر باورچی خانے میں چلے آئے۔

"امّاں جی! بڑی میٹھی خوشبو ہے! کیا پک رہا ہے؟" انھوں نے معصومیت سے پوچھا۔

"گاجر کا حلوہ پک رہا ہے" ــــ امّاں نے بتایا

منّو میاں بہت اچھے

تھے۔ انھوں نے ندیدوں کی طرح حلوہ ابھی کھانے کی ضد نہیں کی بلکہ چُپ چاپ چلے آئے۔ بستے سے کتابیں اور کاپیاں نکالیں اور آگے پیچھے ہل ہل کر اسکول کا سبق یاد کرنے لگے۔

"اللہ ایک ہے"

"ہمارے پیارے نبی مُحمّد صلّی اللہ عَلیہ وسلّم اللہ کے رسُول ہیں"

"جھوٹ بولنا گناہ ہے"

"چوری کرنا، لڑنا جھگڑنا اور کسی کو مُصیبت میں دیکھ کر ہنسنا بُری بات ہے، اِس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں۔"

"غریبوں کی مدد کرنا چاہیے۔"

اِتنے میں بوڑھے فقیر کی آواز آئی ——

"کچھ دے دو، بابا.... بہت بھُوکا ہوں ۔۔۔!"

مُنّو میاں دوڑے دوڑے دروازے پر آئے۔

"ہمارے پاس تو کچھ بھی نہیں!" مُنو میاں بولے۔

فقیر چلا گیا۔

"کیا بات ہے بیٹا؟" امّاں نے باورچی خانے میں سے پوچھا۔

"بوڑھے فقیر تھے امّاں جی! ہم نے اُنھیں لوٹا دیا۔"

"یہ تو تم نے بُرا کیا، مُنّو میاں! اس سے اللہ میاں ناراض ہو جاتے ہیں۔"

"پھر کیا ہوگا امّاں جی!"

مُنّو میاں ڈر گئے... وہ اللہ میاں کی ناراضگی سے بہت

ڈرتے تھے۔
"تم نے ہمیں کیوں نہیں
بتایا ــــــ؟"
"ہم سے غلطی ہوگئی! امّاں
جی! ہمیں معاف کر دیں"
"تم اللہ میاں سے معافی
مانگو ۔۔۔ اور آئندہ کبھی ایسی
غلطی مَت کرنا"
مُنّو میاں نے سر ہلایا اور اللہ
سے دعا کرنے لگے ـــــــ
"اللہ میاں ہمیں معاف
کر دیں۔ ہم پھر کبھی ایسی
غلطی نہیں کریں گے۔ !!"
جب رات آئی تو مُنّو
میاں امّاں کے پہلو سے
لگ گئے۔
"امّاں جی! کوئی کہانی
سُنا دیجئے نا ۔۔۔" مُنّو
میاں نے کہانی کی فرمائش
کی۔
"ہاں ۔۔۔ مگر تم وعدہ
کرو کہ اس میں جو اچھّی باتیں
ہوں گی، ان پر ضرور عمل
کرو گے۔ یہ نہیں کہ ایک
کان سے سُن کر دوسرے
کان سے اُڑا دو گے ـــــ!!"
"نہیں ۔۔۔ امّاں جی ۔۔۔
ضرور عمل کروں گا"
منّو میاں نے یقین
کے ساتھ کہا تو امّاں نے
کہنا شروع کیا ـــــــ
"کسی مُلک میں ایک
بادشاہ رہا کرتا تھا۔ وہ بڑا
گھمنڈی اور سخت طبیعت کا
تھا۔ اس کا محل تمام آرام و
آسائشوں سے آراستہ تھا۔
طرح طرح کے کھانے سجے
رہتے تھے، جب کہ رعایا

میں غریبی عام تھی۔ لوگ
بھوکوں مر رہے تھے۔ ان
لوگوں کے پاس نہ کھانے
کے لئے کچھ تھا اور نہ
پہننے کے لئے۔ سارے لوگ
بادشاہ سے بدگمان تھے۔
کیوں کہ وہ خود تو بڑے
ٹھاٹ سے رہتا تھا۔ اُسے
اپنی رعایا کی کوئی فکر نہ
تھی۔ وہ اپنی دُنیا میں
مگن تھا۔

ایک رات اُس نے
خواب دیکھا کہ وہ شکار
کے لئے جا رہا ہے۔ اچانک
جنگل میں بڑے زور کی
آندھی آئی۔ بادشاہ پریشان
ہو گیا۔ گھوڑا بدک کر بھاگ
نکلا تھا۔ اس نے ایک درخت
کو مضبوطی سے تھام لیا۔ کچھ
دیر بعد آندھی رُکی تو آس
پاس کوئی نہ تھا۔ نہ شکار
کا سامان، نہ سپاہی، وہ
بہت گھبرایا۔ وہ جنگل میں بھٹکنے
لگا۔ بھوک اور پیاس سے بُرا
حال ہونے لگا۔ کچھ دُور
چلنے پر اُسے کوئی سفید
سی چیز نظر آئی۔ پاس جا کر
دیکھا تو کوئی بزرگ بیٹھے
ہوئے تھے۔ آہٹ پا کر
انھوں نے آنکھیں کھولیں۔

"بابا میں بہت بھوکا
ہوں اور پیاس بھی لگی
ہے۔ اس جنگل میں کچھ
کھانے کو نہیں ہے، آپ میری
کچھ مدد کریں۔"

"میں تمھاری کوئی مدد
نہیں کر سکتا۔"

"آپ نہیں جانتے کہ میں

کون ہوں؟۔۔۔ بادشاہ نے کہنا چاہا۔ بزرگ نے روک دیا اور کہنے لگے۔۔۔ "میں سب کچھ جانتا ہوں۔ تم وہی بد بخت بادشاہ ہو جس کی رعایا بھوکوں مر رہی ہے اور تم خود خوب مزے میں رہتے ہو۔ تم تھوڑی دیر بھوک برداشت نہیں کر سکے جب کہ تمھاری رعایا کے بے شمار لوگ کئی کئی دن کے فاقے کرتے رہتے ہیں مگر تم انھیں پھوٹی کوڑی بھی نہیں دیتے۔ تمام خزانہ جو محل میں بند کر رکھا ہے یہ سب انہی لوگوں کا ہے مگر تم انھیں اس دولت سے محروم رکھ کر خود موج کر رہے ہو۔ قیامت کے دن یہ خزانہ تمھارے لئے دہکتی ہوئی آگ بن جائے گا، تب خدا تم پر کوئی رحم نہیں کرے گا، اب تم جاؤ! چاہے بھوکے مر جاؤ، میں تمھاری کوئی مدد نہیں کر سکتا"۔۔۔ یہ کہہ کر انھوں نے پھر آنکھیں بند کر لیں۔ بادشاہ حیران و پریشان جنگل میں بھٹکتا رہا۔ وہ یہی سوچ کر پریشان ہو رہا تھا کہ جنگل سے کس طرح نکلا جائے۔ بھوک سے الگ بُرا حال ہو رہا تھا۔ بزرگ کی کہی ہوئی باتیں اُسے خوف زدہ کر رہی تھیں۔ کہیں اس حال میں مر گیا تو قیامت کے دن اس دہکتی ہوئی آگ کو سوچ کر وہ بہت گھبرانے لگا۔ اسی عالم میں اُس کی آنکھ

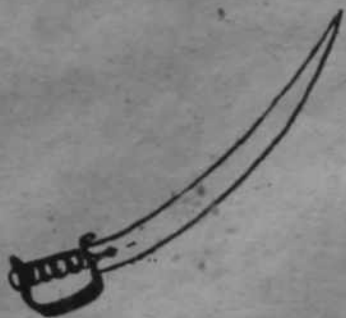
کھل گئی۔ یہ دیکھ کر اس نے سکون کا سانس لیا کہ اپنی خواب گاہ کے نرم نرم گدّوں پر سو رہا ہے۔ اس نے اُسی وقت اپنے گناہوں سے توبہ کی اور دوسرے دن خزانے کا منھ کھول دیا اور یہ حکم جاری کیا کہ جو جتنا چاہے لے جائے۔ بادشاہ کی اس تبدیلی پر سب حیران تھے اور خوش بھی۔ شام ہوتے ہوتے پورا خزانہ رعایا میں تقسیم ہو گیا۔ سب بادشاہ کو دعائیں دیتے ہوئے چلے گئے۔" ـــــ اتنا کہہ کر امّاں خاموش ہو گئیں۔

مُنّو میاں نے تمام کہانی پوری توجہ سے سُنی اور اسی کے متعلق سوچتے سوچتے سو گئے۔

دوسرے دن مُنّو میاں نے اُسی بابا فقیر کو نکڑ پر کھڑے دیکھا وہ تیز تیز قدموں سے فقیر کے پاس پہنچے، ان سے معافی مانگی۔ اُنھیں گھر کے دروازے پر لائے اور اپنے پیسوں کی ہُنڈی کے سارے پیسے جو پورے تین روپے چار آنے تھے، لاکر فقیر کے ہاتھ پر رکھ دئے۔ فقیر بابا مُنّو میاں کو دعائیں دیتا چلا گیا۔

مُنّو میاں پنسلوں کا نیا بکس خریدنے کے لئے پیسے جمع کر رہے تھے، وہی پیسے فقیر کو دے کر اُنھیں محسوس ہوا جیسے انھوں نے ڈھیر ساری خوشیاں خرید لی ہیں۔ وہ بہت خوش تھے۔ ٥٥

آبل محمد انصاری سہسوانی



حضرت خولہؓ کی بہادری

حق و باطل کی لڑائیوں میں عورتوں نے بھی بہت سے کارنامے انجام دئے ہیں، لیکن ان کی کامیابی ایمان کی پختگی اور خدا و رسول سے محبت کا نتیجہ تھی۔ اسلام کے نام پر مر مٹنے کو وہ اپنی خوشی سمجھتی تھیں۔ ۶۳۴ء کا یہ واقعہ ایک ایسی ہی بہادر عورت کی کہانی ہے۔

حضرت خالدؓ بن ولید دمشق کا محاصرہ کئے ہوئے تھے کہ ایک قاصد نے ضرار بن الازورؓ کی گرفتاری کی خبر دی۔ حضرت ضرارؓ دمشق سے بیس میل دور رومیوں سے لڑ رہے تھے۔ حضرت خالدؓ چار ہزار سواروں کو ساتھ لے کر بڑی تیز رفتاری سے وہاں پہنچے اور دونوں دستوں کو ترتیب میں کر کے حملے کا حکم دے دیا ابھی حملہ شروع نہ ہوا تھا کہ ایک سوار بجلی کے کوندے کی طرح مسلمانوں کی صفوں سے نکل کر رومیوں کی طرف بڑھا۔ اس کا گھوڑا ہوا سے باتیں کر رہا تھا۔ ایک ہاتھ میں تلوار، دوسرے میں برچھی تھی

سر پر سبز رنگ کا عمامہ تھا، اور چہرے کو کپڑا باندھ کر اس طرح سے چھپایا تھا کہ صرف آنکھیں ہی نظر آتی تھیں۔

خالدؓ اِس دِلیری پر تڑپ اُٹھے اور چلّا کر آواز دی ـــــ لیکن تب تک وہ دشمنوں کی اگلی صف تک پہنچ چکا تھا۔ اس بہادری اور جرأت پر سبھی حیران تھے اور ان کی نظریں اس سوار پر لگی ہوئی تھیں جو موت بن کر دشمنوں پر ٹوٹ پڑا تھا۔ اور اکیلا ہی دشمنوں کے آگے اپنے گھوڑے کو دوڑاتا پھر رہا تھا۔ اس کی پھُرتی کا یہ عالم تھا کہ جو بھی تلوار کی زد میں آتا کھیرے گکڑی کی طرح کٹ کر گر پڑتا۔ کبھی اس کی برچھی ہوا میں لہراتی اور دشمن خاک و خون میں تڑپتا نظر آتا۔

حضرت خالدؓ نے مسلمانوں کی طرف دیکھا اور تکبیر کا نعرہ بلند کرتے ہوئے حملہ کا اشارہ کیا۔ یہ حملہ سیلاب کی مانند تھا جو بند توڑ کر بہہ نکلا ہو۔ ایک پُراسرار سوار کی دلیری نے اسلامی فوج میں جوش بھر دیا تھا۔ وہ سوار اب بھی بڑی جاں بازی سے لڑ رہا تھا اور خالدؓ اس تک پہنچنے کی برابر کوشش کر رہے تھے۔

ایک بار وہ ان کے قریب سے گزرا، خالد نے چلّا کر کہا ـــــ "رُک جا! اے جان پر کھیلنے والے! تو کون ہے؟ ۔ ۔ ۔" سوار ذرا رُکا ۔۔۔۔ خالد کی طرف دیکھا اور پھر

گھوڑے کو دوڑا دیا۔ خالد نے دو سپاہیوں کو حکم دیا کہ اس سوار کو گھیر کر میرے پاس لے آؤ۔

کچھ دیر بعد جب وہ سوار خالدؓ کے سامنے آیا تو اس کی عجیب حالت تھی۔ سارے کپڑے خون میں رنگے ہوئے تھے اور ہتھیاروں سے خون بہہ بہہ کر ہاتھوں تک پہنچ گیا تھا۔ خالد نے کہا ـــــ "خُدا کی قسم تیری بہادری میرے دل میں گھر کر چکی ہے۔ مجھے اپنا چہرہ دکھا اور بتا کہ تو کون ہے؟"

سوار نے کہا ـــــ "آپ کی اطاعت مجھ پر فرض ہے لیکن میں چہرہ کیسے دکھاؤں؟ میرے لئے تو آپ غیر مرد ہیں!!"

خالد نے کہا ـــــ "تجھ پر اللہ کی رحمت ہو! تو کس کی بیٹی اور کس کی بہن ہے؟"

اُس نے جَوَاب دیا ـــــ "میں اَزْوَر کی بیٹی اور ضرارؓ کی بہن خَولہ ہوں، اور اپنے بھائی کو آزاد کرائے بغیر چَین سے نہیں بیٹھوں گی!!"

خالد نے کہا ـــــ "خوش نصیب ہے وہ باپ جس کے گھر میں ضرارؓ جیسا بیٹا اور خولہؓ جیسی بیٹی پیدا ہوئی"

کُچھ ہی دیر میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی اور حمص کی طرف جانے والے رومیوں کی قید سے ضرارؓ کو آزاد کرالیا گیا۔ وہ گھوڑے کی پیٹھ پر بندھے ہوئے تھے۔

خالدؓ اور ضرارؓ کا جب سامنا ہُوا تو دونوں ایک دوسرے سے

(باقی صفحہ ۳۸ پر)

غزل

نسیم القادری، سیوہارہ

وقت کی قیمت جان رے بابا
وقت بڑا بلوان رے بابا

وقت کی جس نے قدر نہ جانی
وہ ہے بڑا نادان رے بابا

خود غرضوں کی بستی سے اب تو
بھاگ چھڑا کر جان رے بابا

اِس کی، اُس کی باتیں مت کر
خود کو بھی پہچان رے بابا

دن کو کچھ ہے رات کو کچھ ہے
آج کا یہ انسان رے بابا

آج کے نازک دور میں بچنا
مشکل ہے ایمان رے بابا

کون ہے اپنا کون پرایا
مشکل ہے پہچان رے بابا

چالاک بادشاہ

شمشیر علی انصاری، دھامپور



ہمارے ملک سے بہت دور پچھم اور اتر کے کونے پر ایک ملک عراق ہے جس کی راجدھانی شہر بغداد ہے۔ اس شہر میں مسلمانوں کے سیکڑوں بادشاہ گزرے ہیں۔ انھیں میں ایک بادشاہ عضُد بھی گزرا ہے۔

اس بادشاہ کے زمانے میں چند ڈاکوؤں نے مل کر ایک پہاڑ کی کھوہ میں اپنا اڈا بنا لیا تھا۔ جب تجارتی قافلے ادھر سے گزرتے تو یہ پہاڑی سے نکل پڑتے اور سوداگروں کا مال و اسباب بیدردی کے ساتھ لوٹ لیا کرتے ان ڈاکوؤں کا زور اتنا بڑھ گیا تھا کہ پولیس والے

بھی ان کی دھر پکڑ سے کتراتے تھے۔

جب عضد بادشاہ کو اطلاع دی گئی کہ فلاں پہاڑی میں رہنے والے ڈاکو خوب ادھم مچاتے ہوتے ہیں۔ ان کو قابو میں لانا مشکل ہو گیا ہے تو اس نے بہترین حلوہ تیار کرایا اور اس میں تیز خوشبو ڈلوائی۔ پھر دو صندوق منگوائے گئے اور اس میں حلوہ بھرا گیا۔ بادشاہ نے خچر پر حلوے کے دونوں صندوق لدوا دئے اور ایک تاجر کو بلوا کر حکم دیا کہ تم فلاں قافلے کے ساتھ یہ خچر لے کر روانہ ہو جاؤ۔ تاجر وہ خچر لے کر قافلے کے ساتھ چل پڑا۔ جب قافلہ اس کھوہ کے پاس پہنچا جہاں ڈاکوؤں کا اڈا تھا تو ڈاکو نکل پڑے۔ حملہ کر کے تمام سامان لوٹ لیا اور اس خچر کو بھی پکڑ لیا۔ جس پر حلوہ کے صندوق لدے ہوے تھے جب انہوں نے صندوقوں کو کھولا تو اس میں بہترین خوشبو دار حلوہ پایا۔ سب اس پر ٹوٹ پڑے۔ حلوہ کھانے کے بعد ڈاکو بے ہوش ہو کر مر گئے۔ قافلے والے اپنا سامان لے کر اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔

عضد نے یہ چالاکی کی تھی کہ اس نے حلوہ میں زہر ڈلوا دیا تھا۔ تاکہ ڈاکو اسے کھا کر ہلاک ہو جائیں اور قافلے ان کی لوٹ مار سے بچے رہیں۔

مجھے یاد ہے

روشن صدیقی
ناصر لائبریری
گورکھپور (یوپی)

(خلوص کا کھانا)

میری طالب علمی کا زمانہ تھا۔ غالباً میں ہائی اسکول کا طالب علم تھا۔ اسکول اپنے ہی محلے میں واقع تھا۔ میری بڑی بہن اپنے ہی ایک عزیز سے بیاہی تھیں۔ ان کے شوہر رانی پور کولیوری میں الیکٹرکل انجینیر تھے۔ رانی پور کولیوری ہمارے گھر سے تقریباً ۱۲ کلومیٹر دور تھا۔ جہاں میری بہن وغیرہ کمیٹی ہی کے کوارٹر میں رہتی تھیں۔

مظہر اور اسرائیل دونوں میرے ہم جماعت تھے۔ مظہر کے والد رانی پور کولیوری میں لیبر آفیسر تھے اور اسرائیل کے والد رانی پور کے قریب پاربلیا کولیوری میں تالوان (مزدور) تھے ان دونوں کو روزانہ اسکول آنے میں دو چھوٹی ندیاں بھی پار کرنا پڑتی تھیں۔ اس طرح یہ لوگ روزانہ ناؤ اور بس پر سوار ہو کر اسکول آتے جاتے

تھے۔ چھٹیوں میں، میں اکثر بڑی بہن کے یہاں (رانی پور کو لیوری) چلا جایا کرتا تھا۔ ایسا محض اس لئے کہ میری بہن اور بہنوئی مجھے بہت چاہتے تھے۔ شادی سے قبل بھی مجھے اپنی بہن کا سچا پیار حاصل تھا، جو اَب بھی قائم ہے۔

چھٹی کے صحیح دن یاد نہیں، لیکن گرمی کا زمانہ تھا۔ میں گھر سے فجر کے بعد ہی رانی پور کے لئے نکل پڑا پہلے سے ارادہ تھا کہ اس بار اپنے ہم جماعت مظہر اور اسرائیل دونوں کے گھر جاؤں گا۔ اس لئے بھی کہ دونوں نے اسکول ہی میں مجھ سے وعدے کرالئے تھے۔

میں رانی پور بہن کے یہاں پہنچ کر جلدی جلدی خیر و خیریت بتا کر کچھ کھا پی کر مظہر سے ملنے چلا گیا، جو میری بہن کے کوارٹر کے قریب ہی رہتا تھا۔ مظہر کے یہاں پہنچنے پر مظہر اور اس کے والدین سے بھی ملاقات ہوئی۔ وہاں پہنچنے کے چند منٹ بعد ہی ہم لوگ اسرائیل کے یہاں جانے کے لئے تیار ہو گئے۔ جاتے ہوئے مظہر کی والدہ بڑے پیار سے بولیں، "تم تو برابر ہی بہن کے یہاں آتے رہتے ہو لیکن اس بار میرے یہاں آنے کا تمہارا پہلا اتفاق ہے۔ اس لئے تم دوپہر کا کھانا ہم لوگوں کے ساتھ کھانا۔ اسرائیل سے

مل کر جلد واپس آ جاؤ۔
ہم لوگ تیز قدم بڑھاتے ہوئے اسرائیل کے یہاں پہنچے۔ وہاں کچھ دیر رہنے کے بعد اسرائیل کی ماں (سوتیلی) سے آنے کی اجازت مانگی گئی۔ جواب میں انہوں نے دوپہر کا کھانا کھانے کی بات کہی۔ فوراً میں نے دوپہر کے کھانے سے متعلق مظہر کی والدہ والی بات دہرائی۔ اسرائیل کی ماں بولیں۔ "ہاں! ہم غریب مزدوروں کے یہاں کا کھانا کیونکر پسند آئے گا، بھلا تم لوگ بڑے آدمیوں کے لڑکے جو ٹھہرے!؟
مجھے ان کی آواز میں درد، کرب اور مایوسی کا احساس ہوا۔ اور میں لمحہ بھر کے لئے گونگا، بہرا بنا ایک مورت کی طرح کھڑا رہا دوسرے ہی لمحہ میری غیرت نے مجھے للکارا، اور میں بول پڑا —
"چچی! معاف کیجئے گا!! مجھ سے بھول ہو گئی، اب ہم لوگ دوپہر کا کھانا کھا کر ہی جائیں گے۔"
ادھر کھانا تیار ہوتے ہی ہمیں کھانے پر بیٹھنے کو کہا گیا اور ہم قریب والے کوئیں کے ٹھنڈے ٹھنڈے پانی سے نہا کر تیار ہو گئے۔ کھانے پر پراٹھے جیسی موٹی موٹی روٹیاں جس پر گھر کا دیسی گھی لگا ہوا تھا۔ سالن میں آلو کی سادہ سبزی اور صرف ایک قسم کا اچار بس۔

اس کھانے میں مجھے جو لذّت و آسودگی ملی تھی وہ آج بھی یاد ہے۔ حالانکہ ایسا کھانا کھانے کا میرا پہلا اتفاق تھا۔ اول تو وہ دوپہر میں روٹی کھانے کی میری عادت ہی نہیں، دوم گرمی کے زمانے میں روٹی! وہ بھی پراٹھا نما موٹی موٹی سی!! اور پھر سالن میں صرف آلو کی سادہ سبزی!!!

حالانکہ اس واقعہ کو گزرے ایک عرصہ ہوا۔ یہ واقعہ اس علاقے کا ہے جہاں جی۔ٹی روڈ کے کنارے ایک قدیم بستی "تالڈانگہ" کے نام سے آباد ہے۔ جو صوبہ بہار کے ضلع دھنباد کا مشرقی سرحدی علاقہ ہے۔ جو میرا آبائی وطن ہے۔ یہ اور بات ہے کہ آج بھی جب کسی محفل میں اکرام مسلم یا خلوص کے موضوع پر کچھ کہنے کا موقع ہاتھ آتا ہے تو میں اس واقعہ کو خوشی خوشی فخریہ انداز میں بیان کرتا ہوں۔

انمول موتی

(۱) زبان کی حفاظت دولت سے زیادہ مشکل ہے۔
(۲) صبر وہ پھول ہے جو ہر باغ میں نہیں ملتا۔
(۳) بہادر وہ ہے جو غصّہ کو پی جاتے۔
(۴) دل کی سب سے بڑی بیماری حسد ہے
(۵) علم وہ دولت ہے جسکی چوری نہیں ہوتی۔
(۶) دوست وہ ہے جو مصیبت میں کام آتے۔
(۷) اللہ تعالیٰ گھمنڈ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

مرسلہ:۔ طلحہ نقشبندی القادری، بالاپور (مہاراشٹر)



اَن پڑھ

عزیز نجیب آبادی

ایک صاحب عمر جن کی ہو گی ستر سال کی
اک محلّے میں دوکاں کرتے تھے آٹے دال کی
کہ بڑھاپے میں ہوا پیدا انھیں پڑھنے کا شوق
یعنی اب لگنے لگی ناخواندگی لعنت کا طوق
سوچ کر یہ ایک منگوایا انھوں نے قاعدہ
علم سے کچھ تو بڑھاپے میں اٹھاوٴں فائدہ
اک ٹیوشن ماسٹر سے جو انھوں نے بات کی
پیش خدمت کر رہا ہوں گفتگو وہ آپ کی
ماسٹر سے فیس سنکر آپ یہ کہنے لگے
بے دھڑک بتلا دئے کیوں آپ نے اتنے روپے
ابتدا میں کم سے کم میں آپ سے لونگا سبق
فیس لیکن سنکے روشن ہو گئے چودہ طبق
آپ اپنی فیس میں کچھ اور کنیشن کریں
تاکہ بے لکھّے پڑھے زیادہ سے زیادہ پڑھ سکیں
الغرض وہ ماسٹر کچھ کم پہ راضی ہو گئے
آج کا لے کر سبق فوراً میاں بھی سو گئے

دوسرے دن جس گھڑی آئے پڑھانے ماسٹر
توسبق پچھلا سنانے پر گیا بوڑھا اکڑ
ماسٹر صاحب یہ کہتے تھے سبق پچھلا پڑھو
بوڑھا کہتا تھا نہیں مجھ کو سبق آگے کو دو
حافظے میں اب نہ رہتی تھی کوئی محفوظ بات
اس قدر کمزور ان کی ہو چکی تھی یادداشت
بوڑھا بے چارا پشیماں تھا سبق کی بھول پر
چوٹ لیکن پڑ رہی تھی ذہنیت کے چول پر
وہ سبق پچھلا سنانے میں سمجھتا تھا ہتک
بس اسی چکر میں دونوں کی گئی گاڑی اٹک
صرف اتنی بات پر دونوں میں جھگڑا ہو گیا
ماسٹر کو ڈانٹ کر بوڑھے نے ان سے یہ کہا
آپ سے کوئی میاں میں مفت تو پڑھتا نہیں
اس لئے مجھ پر تمہارا رنگ چڑھ سکتا نہیں
ماسٹر مایوس ہو کر اپنے گھر کو چل دیا
اور بوڑھا رہ گیا پھر بے پڑھے کا بے پڑھا
اس کہانی سے ہمیں بچو یہ ملتا ہے سبق
بعد میں ماں باپ کے استاد کا اونچا ہے حق



ماہانہ مقابلہ ۹

۱ قرآن میں حضرت نوحؑ کا نام کتنی بار آیا ہے ؟

۲ حضرت داؤد علیہ السلام پہلی بار کب منظرِ عام پر آئے ؟

۳ آنحضرتؐ کی والدہ حضرت آمنہ کس کی بیٹی تھیں ؟

۴ حضرت ابوبکرؓ کے ان داماد کا نام بتائیے جو "عشرۂ مبشرہ" میں شامل ہیں ؟

۵ حضرت خالد بن ولیدؓ نے کب اور کہاں وفات پائی ؟

۶ "سنن ابن ماجہ" کتنی کتابوں اور کتنے ابواب میں منقسم ہے ؟

۷ " ہمارے داہنے ہاتھ میں قرآن، بائیں ہاتھ میں سائنس اور ماتھے پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا تاج ہوگا" بتائیے یہ الفاظ کس سے منسوب ہیں ؟

۸ دوربین پہلے ایجاد ہوئی تھی یا خوردبین ؟

نوٹ :۔ ان سوالوں کے صحیح جوابات بھیجنے والے تین ساتھیوں کو قرعہ اندازی کے ذریعہ پچیس پچیس روپے کے انعامات دیے جائیں گے۔ جوابات موصول ہونے کی آخری تاریخ ۲۰ر اکتوبر ۱۹۹۴ء ہے

AL-NASR ACADEMY INDIA SARKARA (Bijnor)

U. P.-246761

نتیجہ ماہانہ مقابلہ ۹

جوابات ماہانہ مقابلہ ۹ جولائی ۹۴ء

۱ کوئی نہیں

۲ سنہ ۱۶ھ مطابق سنہ ۶۳۷ء

۳ حضرت عمرؓ کے کہنے سے بیت المقدس میں

۴ حضرت عثمانؓ

۵ سنہ ۱۲/۷ء

۶ امیر معاویہؓ

۷ سڑائیکیری

۸ فاروق انجینیر، غلام رسول علی اظہرالدین۔ منصور علی خاں پٹودی۔ جونیر پٹودی۔ ارشد ایوب۔ رشید پٹیل، سید کرمانی، صبا کریم۔ سلیم درانی، محمد نثار، عباس علی بیگ۔

ماہانہ مقابلہ ۹ میں کوئی بھی ساتھی صحیح جوابات تک نہیں پہنچ پایا۔ بلکہ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ ایک غلطی والا بھی کوئی جواب وصول نہیں ہوا۔ مایوسی کی کوئی بات نہیں۔ ساتھی تلاش و جستجو جاری رکھیں۔

دو غلطیوں والے ساتھیوں کے نام: نظام الدین عزیز، بھوارہ (بہار)۔ محمد حیدر انصاری، بھوارہ (بہار)۔ سید سرفراز حسین، جمشید پور (بہار)۔ ریحان شاہد انصاری، شیبوپت نگر (یوپی) محمد تسلیم، آکوٹ (مہاراشٹر) وحید الدین، آکولہ (مہاراشٹر) سید ارتضیٰ کریم، برہان پور (ایم پی) محمد فیضان آفاقی، نوگڈھ (یوپی)۔ سمیع اللہ، راگھونگر (بہار)۔ عظیم الدین، حیدرآباد (کرناٹک) انیس احمد، جے پور (راجستھان)۔ فاطمہ بیگم، جے پور (راجستھان) محمد جاذب خان، جمشید پور (بہار) محمد کاظم، گورکھپور (یوپی) رضیہ بانو، گورکھپور (یوپی)۔

تین غلطیوں والوں کے نام:۔ عذرا تبسم، کریم نگر (ایم پی) محمد اختر حسین، آکوٹ (مہاراشٹر)۔ رافعہ عزالہ، لوہنگھنا (بہار) الیاس احمد، ہبلی (کرناٹک) شاذیہ اختر، پٹنہ (بہار) قمر عالم، گورکھپور۔ (یوپی) فیضی تبسم اول محلہ چترہ (بہار)۔

نادان دوست (قسط نمبر ۲)





تبھی بیل پھر زور سے ہنکارا ------

"مو — او — مو"

شیر دم دبا کر ماند کی طرف بھاگا اس کو بھاگتا دیکھ کر لپکو اور جھپٹو اچھل پڑے ......

"بس یہی سنہرا موقع ہے"

لپکو شیر کی ماند میں پہنچا، شیر کی ڈر کی وجہ سے کپکپی بندھی ہوئی تھی۔







"لیکن کیوں راجہ جی؟"

"کیوں؟ کیا تم نے وہ خوفناک آواز نہیں سنی تھی؟"


"اب میں کروں بھی کیا؟"
"ہم دونوں بھائی مل کر آپ کی مدد کرنے کی کوئی ترکیب نکال سکتے ہیں"


"اور اگر آپ ایک آدھ دعوت دیں تو...... ترکیب جلدی نکالی جاسکتی ہے۔"


"ضرور! اپنے سب بھائیوں کو بُلا لاؤ۔"


سامنے شاندار دعوت کا انتظام دیکھ کر گیدڑوں کی خوشی کا ٹھکانا نہ رہا وہ کھانے پر ٹوٹ پڑے۔
"بڑی شاندار دعوت ہے حضور!"
"کھاؤ دوست جی بھر کر کھاؤ۔"

باقی آئندہ

بوجھو تو جانیں

ایم۔ اے شمسی

پیاری پیاری نئی نویلی
بوجھو بچّو ایک پہیلی

خاک میں کرتی ہے یہ عزّت
اس سے تم کو سخت ہے نفرت

تم کو خوب رلاتی ہے یہ
اکثر تمہیں ستاتی ہے یہ

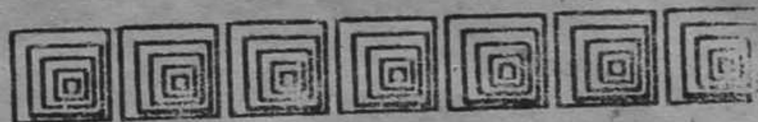
اس سے نفرت کرتے ہو تم
نام سے اس کے ڈرتے ہو تم

پھر بھی مدرسہ آتے ہو تم
اکثر اس کو کھاتے ہو تم

ذہن پہ اپنے زور لگاؤ
جلدی اس کا نام بتاؤ

ہنسو ہنساؤ





• استاد :- (بچوں سے) "بتاؤ! ہمالیہ پہاڑ کہاں ہے ؟" سب بچے خاموش رہے کسی نے جواب نہیں دیا۔

استاد :- "وسیم! تم بتاؤ ہمالیہ پہاڑ کہاں ہے ؟"

وسیم :- "جناب مجھے نہیں معلوم"۔

استاد :- "کھڑے ہو جاؤ بنچ پر"۔

وسیم :- (بنچ پر کھڑے ہو کر) "جناب یہاں سے بھی نظر نہیں آ رہا ہے"۔

مرسلہ :- شفیع احمد، دھناسری (ایم پی)

• ایک دوست دوسرے دوست سے اپنی بکری کی تعریف کر رہا تھا کہ میری بکری انسانوں کی طرح بولتی ہے اور اس نے بکری کو ایک لات مار کر کہا "بول! اپریل کے بعد کون سا مہینہ آتا ہے۔ بکری چلائی "مئی"۔

مرسلہ :- طارق خاں، چھوٹی براق۔ اکوٹ (مہاراشٹر)

• برسات کے دن تھے۔ نوکرانی اپنی مالکن کا برساتی کوٹ پہنے ہوئے جا رہی تھی۔ سامنے کار سے آتی ہوئی مالکن نے کار روک کر پوچھا "تم نے میری برساتی کیوں پہنی ؟"

نوکرانی بولی "مالکن آپ ناراض نہ ہوں، آپ کی قیمتی ساڑی بچانے کے لئے میں نے برساتی پہنی ہے"۔

مرسلہ :- وجیہہ القمر انصاری، بھوارہ، راگھونگر (بہار)

• سالم :- (خالدہ سے) "میرے پاپا روزانہ سینکڑوں بھوکوں

کو کھانا کھلاتے ہیں۔"
خالدہ :۔ (تعجب سے) "کمال ہے، گھر میں کہاں بٹھاتے ہیں اتنے آدمیوں کو؟"
سالم :۔ "ارے وہ ہوٹل میں بیرے ہیں۔"
مرسلہ :۔ فاطمہ بشریٰ، بنت فتح علی خاں، رامپور (یوپی)

• استاد :۔ (شاگرد سے) "برسات میں پانی کیوں برستا ہے؟"
شاگرد :۔ (جلدی سے) اسکول میں چھٹی ہونے کے لئے۔"
مرسلہ :۔ محمد تمکین پاشا۔ بنگالی بازار، کلکتہ (بنگال)

• قصاب کی دوکان پر بہت بھیڑ تھی۔ ایک شخص تیزی سے دوکان میں داخل ہوا اور بولا۔ "ارے بھائی! ذرا جلدی سے میرا قیمہ بنادو۔"
"چند منٹ ٹھہریئے، میں ذرا چودھری صاحب کی بوٹیاں بنادوں، پھر اطمینان سے تمہارا قیمہ بنادوں گا۔" قصاب نے جواب دیا۔"
مرسلہ :۔ منور احمد، جھنجھانہ (یوپی)

• ماسٹر صاحب :۔ (ایک بچے سے) "بتاؤ! ایسی کون سی چیز ہے، جسے تم دیکھ تو سکتے ہو، لیکن پکڑ نہیں سکتے۔"
بچّہ :۔ (ڈرتے ڈرتے) "سر آپ کا کان۔"
مرسلہ :۔ جاوید اقبال صدیقی، تاجپور (یوپی)

• تین دوست جنگل سے گذر رہے تھے کہ اچانک انھوں نے تین ڈاکو دیکھے۔ جو رائفل لئے ہوئے تھے۔ وہ بہت گھبرائے۔ آخر خدا خدا کر کے ایک ترکیب سمجھ میں آئی۔ پہلے نے کہا۔

"ایک ڈاکو کو میں سنبھال لوں گا۔"
دوسرے نے کہا، "ایک کو میں سنبھال لوں گا۔"
تیسرا جو ڈرپوک تھا بولا، "ایک تو تم سنبھال لوگے اور ایک تم سنبھال لوگے، جو تیسرا باقی بچے گا وہ مجھے سنبھال لے گا۔"

مرسلہ:- محمد مجیب اقبال، آکوٹ (مہاراشٹر)

• ایک شاعر دوسرے شاعر کے پیچھے بھاگے چلے جارہے تھے۔ لوگوں نے انھیں روک کر پوچھا "آپ ان کے پیچھے کیوں بھاگ رہے ہیں؟"
شاعر نے کہا "وہ اپنی غزلیں تو سنا گیا، اب میری باری آئی تو بھاگ رہا ہے۔"

مرسلہ:- سعیدہ ایم ندف، پیران ولوی (کرناٹک)

• ایک لڑکے نے دوسرے لڑکے سے پوچھا "بھالو کے بال اتنے بڑے بڑے کیوں ہوتے ہیں؟"
"اس لئے کہ جنگل میں حجام نہیں ہوتے۔" دوسرے لڑکے نے جواب دیا۔

مرسلہ:- عبدالحق، اردو ہائی اسکول، آکوٹ (مہاراشٹر)

• اسکول میں استاد پڑھا رہے تھے۔ استاد نے ایک لڑکے سے پوچھا "احمد نو، دو، گیارہ کا کیا مطلب ہوتا ہے؟"
یہ سن کر احمد کلاس سے اٹھ کر بھاگ گیا۔
دوسرے دن استاد نے احمد سے پوچھا "احمد تم کل کیوں بھاگ گئے تھے؟" احمد نے کہا "سر! آپ ہی نے تو نو، دو، گیارہ کا مطلب پوچھا تھا۔"

مرسلہ:- محمد طارق، پکتوی۔ مدھوبنی (بہار)



سفید اور بھورا

عزیز مراد آبادی



ایک جنگل میں کئی خرگوش رہتے تھے۔ اُن کے گھر تھوڑے تھوڑے فاصلے پر تھے۔ انھیں میں سفیدا نامی خرگوش کا گھر بھی تھا۔ سفیدا کے ننھے مُنے، گول مٹول، پیارے پیارے بچے بھی تھے...... سفیدا خرگوش کے گھر کے قریب ہی بھورا نامی خرگوش کا گھر بھی تھا وہ بالکل تنہا تھا۔ اُس کی عمر بھی بہت ہو گئی تھی۔ ضعیف اور تنہا ہونے کی وجہ سے اُس کا مزاج بھی چڑچڑا ہو گیا تھا۔ ذرا ذرا سی بات پر اُسے غصہ آجاتا تھا۔

ایک بار سفیدا خرگوش کے بچے کھیلتے کھیلتے بھورا خرگوش کے گھر (بڑا سا بِل) میں گھس آئے۔ بھورا گہری نیند میں تھا۔ اُسے بچوں کے آنے کا علم فوراً تو نہیں ہوا، لیکن جب بچے بھورا کی گاجریں "کچر کچر" کی آواز کے ساتھ کھانے لگے تو اُس کی آنکھ کھل گئی۔ اُس نے محنت سے حاصل کی گئی گاجروں کی جب یہ حالت دیکھی تو وہ آگ بگولہ ہو اُٹھا۔ شیر کی طرح انگڑائی لے کر اُٹھا اور سفیدا کے بچوں کے لمبے لمبے کان پکڑ کر اُن کی خوب پٹائی کی۔ وہ روتے چلاتے وہاں سے بھاگ کھڑے

ہوئے تھے۔

—⁂═⁂═⁂—

گرمی کا موسم تھا۔۔۔۔۔ دن میں سورج جھلسا دینے والی دھوپ بکھیر دیتا تو رات بھر دھوپ کی تپش کا اثر موسم کو خوب گرم رکھتا تھا۔۔۔۔۔ بھورا خرگوش کمزوری کی وجہ سے دن بھر کی تیز دھوپ کی سخت گرمی سے بے حال تھا۔ گھر کے باہر رہ کر کھانے پینے کی چیزوں کا انتظام کرنا اس کے لئے ناممکن ہوا جا رہا تھا۔

ایک دن اس کے پاس کھانے کے لئے کچھ نہیں تھا۔ اس نے بھوک سے پریشان ہو کر چاہا تھا کہ اپنے پڑوسی سفیدا سے کھانے کے لئے کچھ مانگ لے۔ مگر پڑوسی کے بچوں کی پٹائی اُسے یاد تھی۔ اس لئے وہ کچھ بھی مانگنے کی ہمت نہ کر سکا۔ تب مجبور ہو کر وہ کوئی کھانے کی چیز تلاش کرنے کے لئے گھر سے باہر نکلا۔ بھوک اور کمزوری سے نڈھال بوڑھا خرگوش دھیرے دھیرے چلا جا رہا تھا کہ اچانک اس آواز پر وہ چونک اٹھا ——

"بھورا چاچا۔۔۔۔!"

بھورا نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو سفیدا خرگوش کے بچے اُسے اپنی دل کش آواز میں پکار رہے تھے —— "ایسی تیز دھوپ میں آپ کہاں جا رہے ہیں؟" بچوں نے ایک آواز میں معلوم کیا۔

بچوں کے پیچھے سے سفیدا نے ٹوکا —— "ایسی چلچلاتی دھوپ میں آپ کیوں پریشان ہیں؟

بچے ٹھیک ہی تو کہتے ہیں۔۔۔!"
اِس پر بھوَرا خرگوش نے اپنی پریشانی کی وجہ سچ سچ بتادی تھی۔

تَب سفیدا نے نرمی کے ساتھ کہا ——— "آپ خواہ مخواہ پریشان ہیں! میرے گھر میں ڈھیر سارا سامان ہے کھانے کا! چلیے، آرام سے کھائیے چل کر"
"مگر مجھے ڈر تھا۔ میں نے ایک بار تمھارے بچّوں کو بہت مارا تھا۔ اس لئے تم لوگ مجھے کچھ کھلانے کی بجائے مجھ سے بدلہ ضرور لوگے۔۔۔!"
بھوَرا نے اپنے خوف اور فکرمندی کا ذکر کیا۔

"ارے یار"! "سفیدا نے مونچھیں پُھدکائیں ——— "بدلہ لینے سے بہتر ہے معاف کر دینا!

بَدلہ لینا جتنا آسان ہے، معاف کر دینا اِتنا ہی مُشکل ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی نظر میں معاف کر دینے والا بہت عزیز ہوتا ہے"
یہ سُن کر بھورا خرگوش کو بڑی شرم آئی۔ اُس نے اُسی وَقت تہیّہ کیا کہ آئندہ وہ بھی بدلے کے خیال کو ترک کرکے معاف کر دینے کی عَادت ڈالے گا۔ ■■

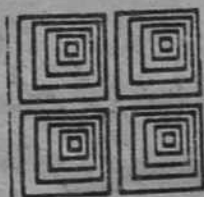
(باقی حضرت خولہ کی بہادری)

لپٹ گئے۔ خالد نے کہا ——— "خُدا کی قسم!۔۔۔ تیری بہن نے تیری خاطر میرا بھی مُنہ پھیر دیا تھا" ——— اور ضرارؓ نے بے خودی کے عالم میں بہن کو دعا دی ——— "اِس بہن پر اللہ کی رحمت ہو!

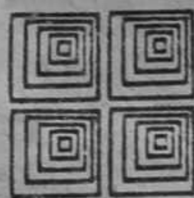
ماں

عطاء الرحمٰن طارق

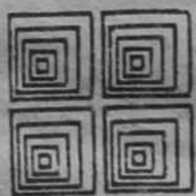
ماں یہ جو تیرا بیٹا ہے
سوچ سمجھ شدھ بدھ رکھتا ہے



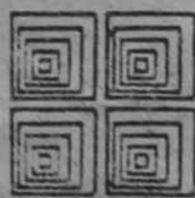
یہ سمّان نہیں تو کیا ہے
تو نے مجھ کو جنم دیا ہے



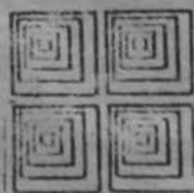
چین بھی وارا، نیند بھی واری
مجھ پر اپنی جان گذاری

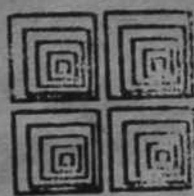


دودھ پلاتے، لوری گاتے
پھول دعاؤں کے برساتے

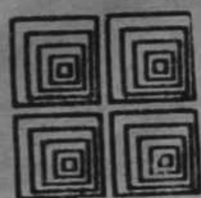


نل سے پانی بھرتے بھرتے
جیتے جیتے مرتے مرتے





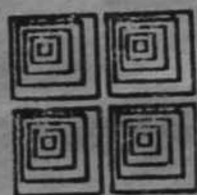
جس دن میں نے ہوش سنبھالا
پڑھنے کو اسکول میں ڈالا



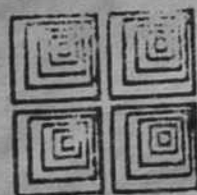
پل، پل میری راہ نہاری
گھر آیا تو نظر اتاری



سمجھا مجھ کو چاند ستارا
چوما بھی، تھپّڑ بھی مارا



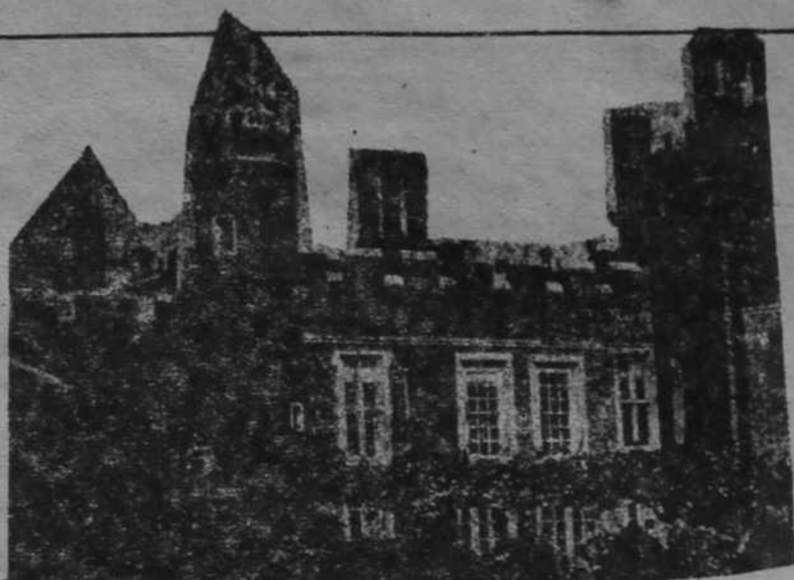
جب میں رویا تو بھی روئی
ایسا دیکھا اور نہ کوئی



ماں اس تن میں جان ہے جب تک
ہاں تیرا احسان ہے تب تک



تقدیر



محمد اسرار شیخ صوبیدار
(بلڈانہ)

سہیل کی عمر ابھی ۱۵ سال کی ہی تھی کہ باپ کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ سہیل کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ ماں سے بِلک کر روتے ہوئے سہیل نے کہا "امّی! اب میں آپ کو بالکل تنگ نہیں کروں گا اور نہ ستاؤنگا۔" سہیل کی ماں غم میں ڈوبی ہوئی اپنے لختِ جگر کو دلاسہ دینے لگی۔ سہیل ویسے بہت ہونہار بچّہ تھا۔ اتنی کم عمر میں وہ بہت سمجھداری کی بات کر رہا تھا۔

اس نے ماں سے روتے ہوئے کہا "امّی آپ مجھے پڑھائیں گی نا۔ مجھ سے وعدہ کریں اور ہاں کتابیں اور اسکول کا ضروری سامان میں چھٹی کے بعد چھوٹے موٹے کام کر کے خریدوں گا۔ آپ اس کی فکر نہ کریں۔"

سہیل کی ایسی باتیں سن کر ماں اور رونے لگی

اور کہا "بیٹے میں ہی باپ بن کر تمہیں پالوں گی اور کبھی تمہارے والد کی کمی بھی محسوس نہ ہونے دوں گی۔"
سہیل ہوشیار تو تھا ہی اس کا اخلاق بھی اچھا تھا۔ محلّے میں اسے سبھی چاہتے تھے۔ اسی محلّے میں ارشد صاحب بھی رہتے تھے۔ جو وکالت کرتے تھے۔ معقول آمدنی۔ رہنے کے لئے بنگلہ۔ خدا کا دیا سب کچھ تھا۔ گھر میں سب کچھ ہوتے ہوئے بھی آپ اولاد سے محروم تھے۔
سہیل کا چھوٹی سی عمر میں یتیم ہونے کا انھیں احساس تھا۔ انھیں خیال ہوا کہ سہیل ہوشیار ہے۔

کیوں نہ گود لے لیں۔ وہ اس کی والدہ کے پاس گئے اور کہا "آپ اگر مناسب سمجھیں تو سہیل کو میرے گھر رہنے دیں۔ میں اس کی تعلیم و تربیت کا انتظام کر دوں گا۔ آپ مجھ پر بھروسہ رکھیں۔"
سہیل کی والدہ کو اس کا مستقبل روشن نظر آنے لگا۔ انہوں نے حامی بھر لی۔ اس کی والدہ کے پاس اور کوئی راستہ تھا بھی نہیں۔ سہیل ارشد صاحب کے گھر چلا آیا۔ سہیل کی پڑھائی اور لگن دیکھ کر ارشد صاحب بہت خوش ہوئے۔ وہ ان کے

کاموں میں بھی ہاتھ بٹاتا تھا۔ کچھ سال یوں ہی گذر گئے۔ ایک دن اچانک ارشد صاحب کی بیوی کی طبیعت خراب ہو گئی۔ بہت علاج کرایا مگر...... ارشد صاحب کی بیوی اللہ کو پیاری ہو گئیں۔

دن یوں ہی گذرتے گئے۔ اب سہیل کالج جانے لگا۔ وہ اس دوران اپنی ماں کو نہیں بھولا تھا۔ ارشد صاحب بوڑھے ہو گئے تھے۔ سہیل، ارشد صاحب کا بہت خیال رکھتا تھا۔ ان کا کوئی رشتہ دار بھی نہیں تھا۔ صرف ایک بہن تھی، جو دوسرے ملک میں اپنے شوہر کے ساتھ رہتی تھی۔ انھیں اس سے بہت محبّت تھی۔ جب بھی خط لکھتے سہیل کا ذکر ضرور کرتے اور تعریف بھی کرتے جیسے "خدا نے مجھے حقیقی بیٹا عطا کیا ہے" وغیرہ۔

ارشد صاحب بلڈ پریشر کے مریض تھے۔ ان کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی۔ ہاسپٹل میں داخل کیا گیا۔ اس دوران سہیل کے امتحان شروع تھے وہ ان کی دیکھ بھال کرتا اور کالج بھی جاتا۔

آج آخری پیپر تھا۔ سوچا کہ اس پیپر کے بعد میں ارشد صاحب کو پورا وقت دے سکوں گا۔ مگر قدرت کو

کچھ اور ہی منظور تھا۔ ارشد صاحب سہیل سے کچھ کہنا چاہتے تھے۔ زبان لڑکھڑائی ایک زبردست جھٹکا لگا اور ارشد صاحب اس دنیا سے چل بسے۔ سہیل جو ان کے پاس ہی تھا۔ قدرت کا یہ عجیب نظارہ دیکھتا رہ گیا۔

تدفین کرنے کے بعد سہیل نے ارشد صاحب کی بہن کو فون کیا۔ وہ آٹھ روز بعد آئیں۔ گھر کا پورا سامان، نقد، بینک بیلنس سب کچھ صحیح سلامت تھا۔ بہن نے ایک نظر سہیل پر ڈالی روتے ہوئے سب روداد سُنی سہیل نے تھوڑی دیر بعد اپنا سامان اور کپڑے سوٹ کیس میں بھرے اور جانے لگا۔ ارشد صاحب کی بہن دیکھتی رہ گئی۔ سہیل سے کہا "تم کہاں جارہے ہو؟"

"وہیں جہاں مجھے جانا چاہیئے۔ میری ماں میرا انتظار کر رہی ہے۔ اب اس گھر کو ہماری ضرورت نہیں رہی۔ آج میں یتیم ہو گیا ہوں۔"

ارشد صاحب کی بہن نے روتے ہوئے کہا۔ "ذرا ٹھہرو۔" سہیل سہم گیا اور کہنے لگا سوٹ کیس میں صرف کپڑے ہیں، دیکھ لو۔ ان میں کتابوں اور کپڑوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔"

ارشد صاحب کی بہن نے کہا "میں نے تمہیں اس لئے نہیں روکا، بلکہ وصیت کے مطابق تمہیں کچھ دینا چاہتی ہوں اس بنگلہ کے سامنے کے دو روم تمہارے نام کئے دیتی ہوں اور کچھ نقد رقم جو تم نے ایمانداری سے سنبھال کر رکھی ہے"۔

اب سہیل کافی نقد روپوں اور ان عالی شان کمروں کا مالک تھا۔ وہ اپنی ماں کو وہیں لے آیا

اردو

- اردو ترکی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنیٰ "لشکر" کے ہیں۔ لیکن پنڈت دتاتریہ کے مطابق "اردو ڈو" لفظوں کا مرکب ہے۔ سنسکرت میں "اُرْ" کے معنیٰ "دل" اور فارسی میں "دُوْ" کے معنیٰ "ڈو" کے تحریر کئے گئے ہیں۔ اس اعتبار سے اردو زبان دو دلوں کے اتحاد کی نشان دہی کرتی ہے۔
- اقوام متحدہ کے اعداد و شمار کے مطابق "چینی" اور "انگریزی" کے بعد "اردو" دنیا کی تیسری بڑی زبان ہے۔
- PEOPLE OF INDIA PROJECT کے مطابق ہندوستان کے ۲۲ صوبوں میں اردو بولی جاتی ہے
- اردو کا سب سے پہلا اخبار "جام جہاں نما" تھا جس کا اجراء ۲۸ مارچ ۱۸۲۲ء کو کلکتہ میں ہوا تھا۔
- اردو میں "قرآنِ حکیم" کا پہلا ترجمہ ۵۵۱۳ھ میں شاہ عبدالقادرؒ نے کیا تھا۔
- اردو کا پہلا باتصویر اخبار ہفت روزہ "الہلال" تھا جسے مولانا ابوالکلام آزاد کلکتہ سے نکالتے تھے۔
- آخری مغل بہادر شاہ ظفر کے دربار سے "سراج الاخبار" کے نام سے ایک روزنامچہ ۱۸۴۱ء میں جاری ہوا۔

مرسلہ:- سید ذیشان علی، بھدونی شریف (بہار)

معلومات بڑھائیے

- روزانہ صبح کے وقت تلسی کے چار پانچ پتے چبا کر کھانے سے ہاضمہ صحیح رہتا ہے۔
- نہانے کے دوران سر پر زیادہ گرم پانی ڈالنے سے آنکھوں کی روشنی کم ہوتی ہے۔
- روزانہ تازہ پانی کے غسل سے قوتِ ہاضمہ تیز ہوتی ہے۔
- بالوں میں ہاتھی دانت کی کنگھی کرنے اور کافور سونگھنے سے کبھی ہیضہ نہیں ہوتا۔
- پھلوں اور سبزیوں و ثابت اناج کا استعمال زیادہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ایسے ان کے وٹامن ضائع نہیں ہوتے۔
- باسی مچھلی نہیں کھانا چاہیئے کیونکہ یہ طبی لحاظ سے نقصان دہ ہے۔
- مچھلی کا گوشت سِل اور دق کے مریضوں کو فائدہ دیتا ہے۔
- مچھلی کھانے کے دوران دودھ، لسی، انڈا، شہد اور دوسرے جانوروں کا گوشت نہیں کھانا چاہیئے۔
- گرمیوں کے موسم میں مچھلی کھانا فائدہ کے بجائے نقصان کا سبب بن سکتا ہے۔

عمدہ شعر

جرأت

انعامی شعر

ہمت جو ہو تو چھین لو دستِ جفا سے تیغ
اہلِ ستم سے رحم و کرم کا سوال کیا

(عزیز بگھروی)

مرسلہ: —— آفتاب عالم خان، الجامعۃ الاسلامیہ، شیو پتی نگر (یوپی)

اہلِ ہمت منزلِ مقصود تک آ ہی گئے
بندۂ تقدیر قسمت کا گلہ کرتے رہے

(چکبست)

مرسلہ:- محمد عمران احمد، گول خانہ، بیدر (کرناٹک)

ایمان ڈگمگائے نہیں ہیں تو لے خلش
وہ مومنوں کی جرأت اظہار کیا ہوئی

(اقبال خلش آکوٹوی)

مرسلہ: محمد صابر، آکوٹ۔ (مہاراشٹر)

لے کے نامِ خدا جان پر کھیل جا
بزدلوں میں نہ جا مشوروں کے لئے

(حفیظ میرٹھی)

مرسلہ:- رضوان بڑگن۔ کشٹگی (کرناٹک)

مشکل جب آئے پاس تو ہمت نہ ہارنا
تم بس خدا کے سامنے دامن پسارنا

(م۔ آصف۔ آروی)

مرسلہ:- محمد نوید احمد، بنے کی درگاہ، اورنگ آباد (مہاراشٹر)

ظلمت کدوں کو توڑ دے، ظالم پہ وار کر
ہمت کی تیری کھل کے حمایت کریں گے ہم

(بابائین فیضی)

مرسلہ:- سید حیدر رضا، گڑھی پختہ (یوپی)

• یسریٰ راغب، مسلم چودھریان سیوہارہ

قدم چوم لیتی ہے خود بڑھ کے منزل
مسافر اگر تھک کے ہمت نہ ہارے
(راز اعظمی)

مرسلہ:- محمد منظر قاسم، آکوٹ (مہاراشٹر)

کام ہمت سے جواں مرد اگر لیتا ہے
سانپ کو مار کے گنجینۂ زر لیتا ہے
(حیدر علی آتش)

مرسلہ:- غزالہ فردوس، بھینی مافی، (یوپی)

قابو ہو تو کیجئے نہ غفلت
عاجز ہو تو ہارئے نہ ہمت
(دیاشنکر نسیم)

مرسلہ:- فرید احمد فریدؔ، ملتان چوک- بیدر (کرناٹک)

عجب کیا ہے کہ اس ہمت شکن طوفاں کے پہلو سے
کوئی ایسی بھی موج اٹھے کہ بیڑا پار ہو جائے
(حفیظ میرٹھی)

مرسلہ:- محبوب حسن تلکھنا- سدھارتھ نگر (یوپی)

چپ رہنا تو ہے ظالم کی تائید میں شامل
حق بات کہو جرأتِ اظہار نہ بیچو!
(عزیز بگھراوی)

مرسلہ:- نعمان عالم، محل گاؤں- ارریہ (بہار)
• عفیفہ خالد، محل سرائے- دھامپور (یوپی)

جس شخص میں بھی جرأتِ اظہار نہیں ہے
وہ سب ہے مگر صاحب کردار نہیں ہے
(تابش مہدی)

مرسلہ:- ریحان شاہد- مدھوبنی- شیوپٹی نگر (یوپی)
• نصرت- مومن پورہ، گلبرگہ (کرناٹک)
• جاوید اقبال صدیقی- تاجپور (یوپی)
• سعید الرحمٰن، ملل- مدھوبنی (بہار)
• فہد سعید، کلیان پور، گورکھپور (یوپی)
• شاہد اقبال، آکوٹ (مہاراشٹر)

کس کی تھی یہ جرأت کہ پھولوں کو جو چھو لیتا
بربادیٔ گلشن میں مالی کا اشارہ ہے
(ایم عتیق آزاد دھامپوری)

مرسلہ:- شمشیر علی شمشن، دھامپور (یوپی)
• محمد شارق ذکی- پرانا دھامپور (یوپی)

وہی ہے صاحبِ امروز جس نے اپنی ہمت سے
زمانے کے سمندر سے نکالا گوہرِ فردا
(علامہ اقبال)

مرسلہ۔ محمد فریق انوار۔ چکند، گیا (بہار)

• افروز عادل، مدرسہ حسینیہ۔ دھامپور (یوپی)

کمالِ بزدلی ہے، پست ہونا اپنی آنکھوں میں
اگر تھوڑی سی ہمت ہو تو پھر کیا ہو نہیں سکتا

(چکبست)

مرسلہ۔ اعجاز انور، کھنڈیل۔ گیا (بہار)

• ایم شارق۔ آکوٹ ۔ (مہاراشٹر)

• طارق خان ۔ آکوٹ ۔ (مہاراشٹر)

سبق پھر پڑھ صداقت کا شجاعت کا عدالت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

(علامہ اقبال)

مرسلہ۔ شیخ افتخار محمد اسرار شیخ۔ بلڈانہ (مہاراشٹر)

• محمد رہبر عالم۔ نوادہ ـــــ (بہار)

• عادل خان ۔ آکوٹ (مہاراشٹر)

• سمبل فاطمہ، کنگھیہ ٹولہ۔ پٹنہ (بہار)

• امجد علی ۔ نان پارہ (یوپی)

• غزل انجم، پیران وادی۔ بیلگام (کرناٹک)

• فیضان شاہد انصاری۔ تلکھنا۔ یوپی

• ابوالمناظر خان۔ مدرسۃ الاصلاح۔ سرائے میر (یوپی)

• عارف جمال مئو ناتھ بھنجن۔ (یوپی)

• ریحانہ انجم۔ بشن پورہ۔ گیا (بہار)

• نظام الدین۔ مدرسہ اسلامیہ بھولرہ (بہار)

• محمد عابد۔ نہٹور، بجنور (یوپی)

ہو گا کوئی منصور ہی اس دور میں حق گو
ہر شخص میں حق کہنے کی جرأت نہیں ہوتی

(نامعلوم)

مرسلہ: زیب النساء خانم تاپچور

کیا ہوا مجھ میں اگر جرأتِ اظہار نہیں
آپ نظروں کی زباں بھی تو سمجھتے ہوں گے

(نامعلوم)

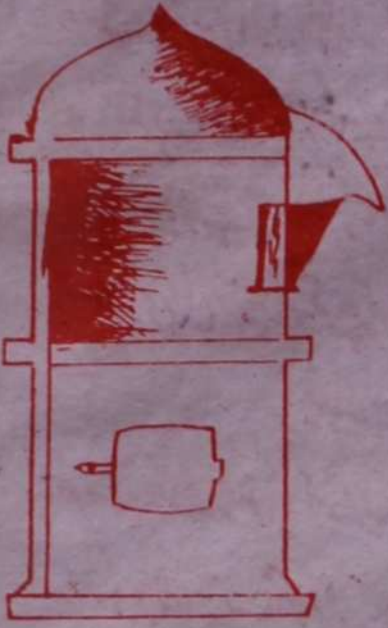
مرسلہ: محمد اسماعیل، مدرسہ حسینیہ دھامپور (یوپی)

اے دل تجھے قسم ہے تو ہمت نہ ہارنا
دن زندگی کے جیسے بھی گذرے گذارنا

(شمشاد)

مرسلہ:۔ ڈی۔ این۔ ڈی۔ ڈھرہ۔ بجنور

(باقی آئندہ)



خط آیا



برادرِ مکرم جناب مولانا سراج الدین ندوی صاحب سلام مسنون
یوپی کے ایک چھوٹے سے مقام سرکڑہ سے مسلمان بچّوں کے لئے اچھا رسالہ نکالنے پر میری طرف سے دلی مبارک باد قبول فرمائیں۔ خدا اسے نظرِ بد سے بچائے اور حیاتِ دوام عطا کرے۔ اسے دسؔ بارہ سال کے بچوں کا رسالہ رہنے دیجئے۔ کئی رسالے نکلے اور بند ہو گئے۔ اہتمام کریں کہ یہ کبھی بند نہ ہو۔

(اعجاز اسلم۔ اشاعتِ اسلام ٹرسٹ، اوکھلا دہلی)

مدیرِ محترم! السّلام علیکم
دو دن پہلے اخبار فروش کے یہاں ایک نیا خوبصورت رسالہ نظر آیا۔ حسبِ عادت خرید لیا۔ اوراق گردانی کرنے پر "اچھا ساتھی" کو نہ صرف خوبصورت بلکہ خوب سیرت بھی پایا۔ مبارکباد قبول فرمایئے۔

(ساغر ملک، بھیونڈی، مہاراشٹر)

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب السّلام علیکم
میں نے پہلی بار "اچھا ساتھی" بک اسٹال سے خریدا میں "نرالی دنیا" خریدنے گئی تھی اسی وقت مجھے "اچھا ساتھی" نظر آیا میں اس کی ورق گردانی کرنے لگی پہلی بار میں ہی مجھے یہ رسالہ بھا گیا میں بجائے نرالی دنیا کے "اچھا ساتھی" لے کر گھر آگئی۔

بہنیں "نرالی دنیا" کے انتظار میں تھیں۔ جب میں گھر پہونچی تو سب دنگ رہ گئے۔ رسالہ کی کافی تعریف کی گئی۔ اب ہمارے گھر میں سب لوگ "اچھا ساتھی" کا مطالعہ کرنے لگے۔ یہ رسالہ انشاءاللہ کافی ترقی کرے گا۔

(سیدہ عشرت جہاں اختر، متعلم مدرسہ مفتاح العلوم، اسنسول، بنگال)

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب! سلام مسنون

بفضلہ امید ہے کہ آپ بعافیت ہوں گے۔ آپ کے ادارہ سے شائع ہونے والا بچوں کا ماہنامہ "اچھا ساتھی" میرا سب سے زیادہ اچھا ساتھی ثابت ہو رہا ہے۔ اس ماہنامہ کے لئے آپ کا بہت بہت شکر گذار ہوں۔ اس میں شائع ہونے والی نظمیں اور کہانیاں واچھی باتیں مجھے بہت اچھی لگتی ہیں۔ کاش یہ ماہنامہ کے بجائے ہر ہفتے شائع ہوتا۔

(محمد اشرف نارودی گلاب باڑی۔ الہ آباد، یوپی)

مکرمی جناب سراج الدین صاحب ندوی

السلام علیکم

امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔ ماہنامہ "اچھا ساتھی" کا آٹھواں شمارہ موصول ہوا۔ اصل میں، میں ماہنامہ "پیام تعلیم" لینے کے لئے گئی تو وہیں پر "اچھا ساتھی" بھی موجود تھا۔ میری نظر اچانک "اچھا ساتھی" پر پڑی تو میں نے اسے اپنے ہاتھوں میں جکڑ لیا اور یہ اتنا پسند آیا کہ میں نے "پیام تعلیم" کے بجائے "اچھا ساتھی" کو اپنا ساتھی بنا لیا۔

(صائمہ سلطان پوری، دوٹانکی بمبئی)

محترم سراج الدین ندوی صاحب — سلام و عقیدت

جس طرح آپ نے اپنے فن و قابلیت سے اس رسالہ کو ایک نیا موڑ دیا ہے اس کے لئے میری طرف سے بہت بہت شکریہ اس میں کہانیاں اور دینی مضامین۔ انعامی سلسلے سبھی اچھے اور معیاری ہیں۔ ماہنامہ "اچھا ساتھی" عام رسالوں کی طرح نہیں بلکہ یہ اپنا الگ مقام رکھتا ہے۔ میری یہ خواہش ہے کہ

ہندوستان کے تمام اردو بک اسٹالوں پر "اچھا ساتھی" دستیاب ہو۔ تاکہ ہمارے معاشرے میں پاکیزگی اور امنگ پیدا ہو جائے۔

(محمد شاہ جمال، جوس اسٹریٹ۔ کلکتہ (بنگال)

مکرمی ایڈیٹر ...... سلام مسنون

اردو میں بچوں کے لئے قابل قدر پرچوں کی تعداد انگلیوں پر ہے۔ اور بلا مبالغہ ان میں سر فہرست آپ کا ماہنامہ "اچھا ساتھی" ہے۔ مضامین میں تنوع، عمدہ کتابت، اچھا کاغذ ان ساری خوبیوں کے باوجود اتنی کم قیمت۔ یہ صرف "اچھا ساتھی" ہی کی خصوصیت ہے۔ اس میں صرف ذہنی تفریح ہی نہیں بلکہ معلوماتی مضامین بچوں کے ساتھ ساتھ بڑوں کی معلومات میں بھی اضافہ کرتے ہیں۔ اس طرح "اچھا ساتھی" ہر عمر کے لوگوں کے لئے اپنے اندر کشش رکھتا ہے۔

(ذکی اختر، کلونا چیر کی گیا (بہار)

معظم و مکرم سراج صاحب السلام علیکم

میں نے پہلی بار اپنے "اچھا ساتھی" کو اپنے ہاتھوں میں لیا تو چند ہی صفحات کے بعد مجھے یہ یقین ہو گیا کہ میرا یہ ساتھی ان رسالوں میں سے نہیں ہے جو ادب کے نام پر ادب کا مذاق اڑاتے ہیں۔ محمد بدیع الزماں نے ٹھیک ہی کہا ہے کہ اس کے صفحہ اول سے آخر تک دین اسلام کی چھاپ ہے۔

(سید سرفراز حسین شاہ، آزاد نگر مالگو (جمشید پور)

مکرمی ایڈیٹر صاحب السلام علیکم

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

آج آپ کا پرچہ دیکھنے میں آیا۔ اس سے پہلے برہان پور میں نہیں آتا تھا۔ کتنا شاندار دلکش اور کتنا دلچسپ پرچہ آپ نے نکالا ہے۔ جتنی تعریف کریں کم ہے۔

(منصور حسین بھلائی، آئیرن اسٹور برہانپور (ایم پی)

محترم جناب ندوی صاحب ..... السلام علیکم
خدا کرے آپ سب حضرات خیریت سے ہوں۔ "اچھا ساتھی" جب سے ہاتھ میں آیا ہے یقین ملنے سب کچھ بھول جانا پڑتا ہے۔ خدا کرے اس رسالہ کو بُری نظر سے بچائے۔ آمین

دعاؤں کا طالب محمد شاہد انصاری
مانک پور، پرتاپگڈھ)
(یوپی)

محترمی مدیر اچھا ساتھی۔ السلام علیکم
بہت دنوں سے آپکو خط لکھنے کی سوچ رہا تھا آج موقعہ ملا ہے تو قلم کاغذ لے کر بیٹھ گیا۔ ۹۴-۹۳ کے درمیان تین ایسے اردو رسالے شائع ہونا شروع ہوئے جن کی اہمیت تمام لوگوں کے نزدیک یکساں ہے۔ چاہے وہ بچہ ہو، نوجوان ہو، بوڑھا ہو۔ غرض کوئی بھی ہو۔ یہ تین رسالے ہیں "بچوں کی نرالی دنیا" "اردو سائنس ماہنامہ" اور "اچھا ساتھی"۔ "اچھا ساتھی" کے لئے میرے کچھ مشورے ہیں امید کرتا ہوں کہ پسند آئیں گے (۱) ۱۶ سال تک کے قلم کاروں کی مختصر نگارشات کے لئے تین ورق خاص طور سے متعین کر دیں۔ (۲) عام فہم زبان میں سائنس کے متعلق ایک کالم شروع کریں۔ (۳) جنرل نالج کا ایک کالم جاری کریں۔

(سید محمد شاہد اقبال، بھدونی نوادہ (بہار)

محترم سراج الدین صاحب
آداب و نیاز
"اچھا ساتھی" رسالہ نظر نواز ہوا۔ آپ کا رسالہ بہت اچھا لگا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کے "اچھا ساتھی" کو عمر دراز عطا فرمائے۔ میں اس رسالے کا نیا قاری ہوں آپ سے گذارش ہے کہ آپ میرے اس خط کو شائع کر کے شکریہ کا موقعہ دیں۔

(محمد احتشام عالم، مانک چوک امرداپور بلڈانہ (مہاراشٹر)

"اچھا ساتھی" کی خصوصی پیشکش

"بہادر بچے نمبر"

اسلامی تاریخ ہمت و جرأت، بہادری و شجاعت کے بے مثال واقعات سے بھری پڑی ہے مگر ہماری نئی نسل اپنی تابناک تاریخ سے ناآشنا ہے۔

النصر اکیڈمی مسلمان بچوں کو ان کی تابناک تاریخ سے روشناس کرانے کے لئے ماہنامہ "اچھا ساتھی" کا خاص نمبر "بہادر بچے" پیش کر رہی ہے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے بچوں میں بزدلی و بے ہمتی کے بجائے جرأت و بہادری کے جذبات پروان چڑھیں تو انہیں "بہادر بچے" نمبر کا مطالعہ ضرور کرائیے۔ اس خاص نمبر کی کچھ خصوصیات یہ ہیں۔

- جرأت و بہادری کے تاریخی واقعات۔
- جرأت و ہمت پر ابھارنے والی منظومات۔
- بہادر بچوں کے اہم کارنامے۔
- شجاعت و بہادری کے جذبات سے معمور کہانیاں۔
- بہت سی دلچسپ انوکھی اور معلوماتی تحریریں۔
- اور ان سب کے ساتھ مستقل کالم بھی۔
- خوشنما ٹائیٹل • عمدہ کاغذ • جلی کتابت • آفسیٹ کی طباعت
- سائز $\frac{23 \times 36}{16}$ • صفحات ۱۱۲ • قیمت صرف دس روپے۔

یکم نومبر سنہ ۱۹۹۴ء کو منظر عام پر آ رہا ہے

ہماری درسیات

ہماری کتاب قاعدہ نستعلیق
منی کتاب عکسی رنگین
ہماری کتاب قاعدہ نسخ
منی کہانیاں
بچوں کے لیے اچھی کہانیاں
تربیتی کہانیاں (اوّل تا چہارم)
ہماری کتاب (اوّل تا ششم)
آسان کہانیاں
اخلاقی کہانیاں (اوّل تا چہارم)
موتیوں کا ہار (اوّل تا چہارم)
سچا دین (اوّل تا چہارم)
تعمیری ادب (نثر و نظم)
قرآنی قاعدہ
تیسیر القرآن (قاعدہ)
عام معلومات (اوّل تا پنجم)
ہماری دنیا (اوّل تا سوم)
ذہنی تربیت (دلچسپ جنرل معلومات)
پیاری نظمیں (اوّل و دوم)
ہمارے نغمے (اوّل و دوم)
آئینہ تاریخ (اوّل و دوم)

پیارے رسول عکسی
ہادیٔ اعظم (اوّل و دوم)
جدید ریاضی (اوّل تا پنجم)
قاعدہ (پھولوں کی کتاب) و (اوّل)
معلوماتی کہانیاں
موٹر کی کہانی
ریل کی کہانی
آ۔ا۔ اے (رنگین قاعدہ ہندی)
ہماری پوتھی (پراتھمک تا تیسرا بھاگ)
سچا دین (ہندی) (اوّل تا چہارم)
اے۔ بی۔ سی رنگین قاعدہ انگریزی سائز ۲۰×۳۰/۸
انشاء اور معلومات (اوّل تا سوم)
معلومات عامہ (چہارم)
منہاج العربیہ (اوّل تا پنجم)
ہماری فقہ
تعلیم النحو (اوّل و دوم)
ساہتیہ سُدھا
موتیوں کا ہار (ہندی) (سٹ اوّل تا چہارم)
پرل نیکلس (انگریزی)
ماڈل اسٹوریز (انگریزی)

مرکزی مکتبہ اسلامی۔ دہلی